السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے بعد اپنی امت کے اختلاف کے بارے میں جو فرمایا ہے، ازراہ کرم اس کے بارے میں راہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہے :

اِفْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلٰى اِحْدٰي وَسَبْعِينَ فِرْقَةً والنَّصَارٰی عَلَی ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَسَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً)) (سنن ابی داود، السنة، باب شرح السنة، ح :۴۵۹۶، وجامع الترمذی، الایمان، باب افتراق ہذہ الامة، ح :۲۶۴۰)) (وسنن ابن ماجہ، الفتن، باب افتراق الامم، ح :۳۹۹۱۔

’’یہودی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہوچکے ہیں اور عیسائی بھی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہوکر (بکھر)چکے ہیں اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیمہوکر (بکھر)چکے ہیں اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی۔

اوراس فرقے سے مراد وہ فرقہ ہے جواس دین پر گامزن ہوجس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے اوریہی فرقہ نجات یافتہ ہے جو دنیا میں بدعات سے نجات پاگیا اور آخرت میں دوزخ سے بھی نجات پاجائے گا اوریہ وہ طائفہ منصورہ ہے جوقیامت برپا ہونے تک اللہ تعالیٰ کے حکم سے غالب اورقائم رہے گا ۔ یہ تہتر فرقے، جن میں سے ایک حق اورباقی باطل ہیں، بعض لوگوں نے شمار کرنے کی بھی کوشش کی ہے اور انہوں نے اہل بدعت کوپانچ شاخوں میں تقسیم کیا ہے اورہر شاخ کی کچھ فروع بیان کی ہیں تاکہ اس عددتک پہنچ جائیں جس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعین فرمایا ہے ۔ بعض لوگوں کی رائے ہے کہ زیادہ بہتر بات یہ ہے کہ تعداد کے بارے میں توقف سے کام لیا جائے کیونکہ صرف یہی فرقے گمراہ نہیں ہوئے بلکہ بہت سے لوگ پہلے کی نسبت کہیں بڑھ کر گمراہی سے دوچار ہوچکے ہیں اور وہ ان بہتر فرقوں کی تقسیم کے بعد پیدا ہوئے ہیں ۔ ان لوگوں کی رائے میں یہ تعداد آخری نہیں ہے اورنہ آخری تعداد کا آخرزمانہ میں قیامت برپا ہونے کے وقت سے پہلے معلوم ہونا ممکن ہے ، لہٰذا بہتر یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کو مجمل بیان فرمایا ہے ہم بھی اسے مجمل ہی رہنے دیں اوریہ کہیں کہ یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی اورصرف ایک فرقے کے سوا باقی سب جہنم رسید ہوں گے ، پھر ہمیں یہ بھی کہنا چاہیے کہ ہر وہ شخص جواس دین کی مخالفت کرے ، جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اورآپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے ، تووہ ان مذکورہ فرقوں میں داخل ہے ۔ ممکن ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فرقوں کے اصول کی طرف اشارہ فرمایا ہو۔ ہمیں اب تک ان میں سے صرف دس کا علم ہوسکا ہے اوریہ بھی ممکن ہے کہ آپ کا اشارہ اصول کے ساتھ ساتھ فروع کی طرف بھی ہوجیسا کہ بعض لوگوں کا مذہب ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ34

محدث فتویٰ